محاوراتِ نظیر تحقیقی جائزہ

شفقت ظہور
(پی ایچ ڈی اسکالر، پی ایچ۔ڈی سکالر)
ڈاکٹر رخسانہ بلوچ
(اسسٹنٹ پروفیسر اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد)

Abstract:

Idioms are of great importance for any language because they not only embellish the language, they also tell of our social life and psychic built up. Since Nazeer Akbarabadi was a public poet, where he fills in the idioms usage beautifully, his proverbs also express public life. This article explores the research analysis for colorfulness of Nazeer's proverbs.

Key Words. Allah, Haali, Masood Hasan Rizvi Adeeb, Persian, Nazeer Akbarabaadi.

محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کے لغوی معنی گفتگو کرنا اور جواب دینا ہیں اور اس کا مادہ "حور" ہے۔ اگر "محور" کے لحاظ سے دیکھا جائے جس کے معنی ہیں مرکزی نقطہ فکر و عمل جس کے گرد دائرے بنائے جاتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ محاورہ زبان کا مرکزی نقطہ ہوتا ہے یعنی وہ دائرہ جو مختصر ہونے کے باوجود اپنے گرد پھیلی ہوئی بہت ساری حقیقتوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے۔

فارسی میں بھی یہ لفظ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔علاقائی بولی کے لیے ایرانی "محاورہ ای" استعمال کرتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:

محاورات:(ع)اسم مؤنث (محاورہ کی جمع)

محاورہ:(ع)اسم مذکر (۱) ہمکلامی۔باہمی گفتگو۔بول چال۔بات چیت۔سوال جواب

(۲)اصطلاح عام۔روزمرہ۔وہ کلمہ یا کلام جسے چند ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے واسطے مختص کر لیا ہو۔جیسے حیوان سے کل جاندار مقصود ہیں مگر محاورے میں غیر ذوی عقول پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور ذوی العقول انسان کو کہتے ہیں۔

(۳)عادت۔لپکا۔مہارت۔مشق۔ربط۔ابھیاس [1]

مولانا حالی نے مقدمۂ شعر و شاعری میں۔محاورہ اور محاورہ بندی کے مخصوص اردو مفہوم کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

ان کے خیالات کے مطابق ایکدوسرے سے ایسی گفت و شنید کا نام ہے جس میں صحت زبان کا خیال رکھتے ہوئے روزمرہ گفتگو اور طرز بیان کو محاورہ کے نام سے موسوم کیا جاسکتا ہے۔ اب اس میں اس بات کا خیال کیا جانا ضروری ہے کہ صرف ایک لفظ کے استعمال کو محاورہ نہیں کہا جا سکتا۔ کسی ترکیب کی صورت میں ہی محاورہ کے لوازم پورے ہوسکتے ہیں۔

محاورے کے مزید استعمال کو سمجھنے کے لئے کفعل سے اس کے تعلق کو سمجھا جانا لازمی ہے اس میں اہم عنصر یہ ہے کہ ایسے تمام افعال کو محاورہ کہا جائے گا جو اسم کے ساتھ مل کر مجازی مفاہیم دے گا نہ کہ حقیقی۔ ۔ جیسے ''اُتارنا'' اس کے حقیقی معنی کسی جسم کو اُوپر سے نیچے لانے کے ہیں۔ مثلاً گھوڑے سے سوار کو اتارنا۔ کھونٹی سے کپڑا اتارنا۔ کوٹھے پر سے پلنگ اتارنا۔ ان میں سے کسی پر محاورے کے یہ دوسرے معنی صادق نہیں آتے کیوں کہ ان سب مثالوں میں ''اتارنا'' اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ہاں نقشہ اتارنا۔ نقل اتارنا۔ دل سے اتارنا۔ دل میں اتار دینا۔۔۔ یہ سب محاورے کہلائیں گے کیوں کہ ان سب مثالوں میں ''اتارنے''کا اطلاق مجازی معنوں پر کیا گیا ہے۔

> روٹی کھانا۔ دوا کھانا۔ افیم کھانا۔ وغیرہ کو کسی دوسرے معنی کے لحاظ سے محاورہ نہیں کہا جائے گا۔ کیوں کہ ان سب مثالوں میں ''کھانا'' اپنے حقیقی معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ ہاں غم کھانا۔ قسم کھانا۔ دھوکا کھانا۔ پچھاڑیں کھانا۔ ٹھوکر کھانا۔ یہ سب محاورے کہلائیں گے۔ (۲)

ہماری زبان میں لفظوں کا مجازی معنوں میں استعمال بہت عام ہے۔ مسعود حسن رضوی ادیب لکھتے ہیں:

> وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ یہ خبر سن کر ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ زید پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مجھے جب وہ زمانہ یاد آتا ہے تو کلیجے پر سانپ لوٹ جاتا ہے۔ یہ اور ایسے بے شمار جملے ہیں جو ہماری زبان کی قوت اور بیان کی زینت ہیں۔ اگر کوئی شخص ان جملوں کے لغوی معنی مراد لے تو اس کو یہ جملے حقیقت کے خلاف اور قیاس سے دور معلوم ہوں گے۔ (۳)

محاوروں کی تخلیق میں سماجی، مذہبی، معاشی، تاریخی، ثقافتی اور طبی عناصر کارفرما رہتے ہیں۔ شعرا کے ہاں تلمیحی محاورات بھی ملتے ہیں۔ اردو میں شعرا نے استعارہ کا استعمال زیادہ تر محاورات کے ضمن میں کیا ہے۔ کیونکہ اکثر محاورات کی بنیاد اگر غور کر کے دیکھا جائے تو استعارہ پر ہوتی ہے۔ مثلاً جی اچٹنا۔ اس میں جی کو ان چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو سخت چیز پر لگ کر اچٹ جاتی ہیں۔ جیسے کنکر، پتھر، گیند، وغیرہ۔ یا مثلاً جی الٹنا۔ اس میں جی کو ایسی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے جو منقسم اور متفرق ہوسکے۔ آنکھ کھلنا، دل کملانا، غصہ بھڑکنا، کام چلنا، اور اسی طرح ہارہا محاورے استعارہ پر مبنی ہیں، اور یہ وہ استعارے ہیں جن میں شعرا کی کارستانی کو کچھ دخل نہیں

ہے بلکہ نیچرل طور پر بغیر فکر اور تصنع کے اہلِ زبان کے منہ سے وقتاً فوقتاً نکل کر زبان کا جزو بن گئے ہیں۔ کنایہ بھی زیادہ تر محاورات ہی کے ضمن میں استعمال ہوا ہے۔ مگر اردو شعرا نے تمثیل کو بہت کم برتا ہے۔

عشرت جہاں ہاشمی محاورات کے تہذیبی مطالعہ میں لکھتی ہیں:

> ”محاورے ہماری ذاتی اور معاشرتی زندگی سے گہرا رشتہ رکھتے ہیں۔ محاروں میں ہماری نفسیات بھی شریک رہتی ہے۔“(۴)

کسی بھی زبان کے لیے محاورے بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں کیونکہ ان ہی سے زبان کی آرائش و زیبائش اور ان کی نزاکتیں زبان کے حسن اور اس کی کیفیت کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔

نظیر کے محاورات کی الف کی پٹی ملاحظہ ہو:

آب آب ہونا: پانی پانی ہونا۔ پسینہ میں تر ہونا۔ (قطرہ شبنم نہیں، ہے شرم سے گُل آب آب)۔

آبرو رکھنا: عزت کو قائم رکھنا (آبرو اللہ رکھے اور عمر حرمت سے کٹے)۔

آبرو گنوانا: عزت برباد کرنا (اس ابرو کو اپنی، تو ناحق گنوائے گا)۔

آب ماننا: قائل ہونا، تسلیم کرنا (دھان کے بھی کھیت نے اب آب مانی آپ کی)۔

آب ہو جانا: پانی ہو جانا۔ سیال ہو جانا (سیماب جس کو کہتے ہیں سیماب نہ نہیں، دل آب ہو گیا ہے کسی ناصبور کا)۔

آپ سے آنا: اپنی خوشی سے آپ آنا، بن بلائے آنا (کہا کہ ہم نہیں آنے کے یاں، تو اُس نے نظیرؔ، کہا کہ سوچو تو کیا، آپ سے تم آتے ہو)۔

آپ میں آنا: ہوش میں آنا، (غرض پھر آپ میں آنا مجھے محال ہوا)۔

آ پہنچنا: داخل ہونا۔ آجانا۔ در آمد ہونا (دل میں کچھ خوش دلی جو آ پہنچی)۔

آ پھنسنا: اچانک گھر جانا۔ اتفاق سے گرفتار ہونا (آ پھنسا جو کوئی اس دام گو ہستی میں، تھا جو دانا تو بہت زیست سے بیزار رہا)۔

آٹھ آٹھ آنسو رونا: زار زار رونا۔ کثرت سے رونا (آٹھ آٹھ آنسوؤں سے روتی ہوں اور تر ہیں نین)۔

آر ہو جانا: کٹ جانا۔ قتل ہو جانا۔ موت کے گھاٹ اتر جانا (یہ اک دار کے لگتے ہی ہو جاویں گے سب آر)۔

آڑے آنا: کام آنا۔ مددگار ہونا۔ حفاظت کرنا (تو آڑے آتا ہے اُن کے دیا دیوالی کا)۔

آزاد ہونا: بے تعلق ہونا۔ اطاعت سے باہر ہونا۔ بے پرواہ ہونا (سب سے آزاد ہوئے یار کا لے کر دامن)۔

آس پُجانا: اُمید کا پورا کرنا (جو دھیان لگا کر دھاوت ہے دا کی آس پُجاوت ہے)۔

آستین اُلٹنا: لڑنے جھگڑنے پر مستعد ہونا (جب کی اُلٹی ہم نے تکرارِ نظر پر آستیں)۔

آستین کھینچنا: برہم ہونا۔ لڑنے جھگڑنے پر مستعد ہونا (کھینچ لی، اس نے رخِ رشک کمر پر آستیں)۔

آس ٹوٹنا: نااُمید ہونا۔ مایوس ہونا (اب یارو بھلا آہ میری ٹوٹے نہ کیوں آس)۔

آس لگانا: منتظر رہنا (کھڑے ہیں آس لگا کر دیکھ لیں اک آن)۔

آسمان پر دماغ ہونا: مغرور ہونا۔ خود پسند ہونا۔ (دیتے ہیں جان حور و ملک جس کی آن پر، کیوں کر نہ ہو پھر اس کا دماغ آسمان پر)۔

آسمان پھٹنا: کسی مصیبت کا اچانک آنا۔ قہر نازل ہونا (اس آسمان پھٹے کو کہوں کس سے اب میں ہائے)

آسمان ٹوٹ پڑنا: سخت آفت آنا۔ کسی بلائے ناگہانی یا آفت آسمانی کا دفعتاً نازل ہونا (کہیں نہ ٹوٹ پڑے آسمان کوٹھے پر)۔

آسن مار کر بیٹھنا: جوگیوں کا عبادت کے واسطے کسی جگہ جم کر بیٹھنا۔ ایک ہی بیٹھک سے بیٹھنا (وہی استھل ہے جہاں مار کے بیٹھے آسن)۔

آفت ڈالنا: بلائیں نازل کرنا۔ مصیبت میں پھنسانا (جل کے فلک نے اس میں ہائے آفتیں لا یہ ڈالیاں)

آگ لگانا: سوزِ محبت یا عشق اُبھارنا۔ شوق بڑھانا۔ سوزِ درد دروں پیدا کرنا۔ (آکر کہیں دیتا ہے وہ سینے میں لگا آگ اور حال کہیں کرتا ہے لا مُنھ کے اُپر جھاگ)۔

آگ لگنا: غارت ہونا (پڑا جو ہاتھ نظیرؔ اس کے سینے پر مرا، تو بولی واہ لگے آگ اس قرینے پر)۔

آنسو بھر آنا: آبدیدہ ہونا، رونا۔ (آنسو آتے ہیں بھر لے، جب دھیان میں گزرے ہے آہ)۔

آنسو بھر کر رہ جانا: کچھ نہ کر سکنا۔ بے بس ہو جانا۔ رو کر رہ جانا (اک آن میں اس کو مارے گا رہ جاویں گے ہم آنسو بھر)۔

آنسو کی ندی بہنا: کثرت سے آنسو بہانا۔ زار و قطار رونا (آنکھوں سے اس کے آنسو کی ندی جو بہتی تھی)۔

آنکھ اُٹھانا: کنارہ کش ہونا۔ درگزر ہونا۔ (جب آنکھ اُٹھائی ہستی تب نین لگے مٹکانے کو، سب کاچھ کچھے سب ناچے اس رسیا چھیل رجھانے کو)۔

آنکھ بدلنا: پہلی نظر نہ رہنا۔ بے مروت ہو جانا۔ (ہرگز نہ پلا مے تو مجھے آنکھ بدل کر، ساقی تیرے کوچے سے نہ جاؤں گا سنبھل کر)۔

آنکھ بھر دیکھنا: نگاہ بھر کر دیکھنا۔ غور سے دیکھنا۔ رغبت سے دیکھنا۔ (ستم ہے کن انکھیوں سے گر تاک لیجئے، غضب ہے اگر آنکھ بھر دیکھتے ہیں)۔

آنکھ دکھانا: خفگی کی نظر سے دیکھنا۔ گھورنا۔ (بگڑ کر اس نے چلمن سے جو ہم کو آنکھ دکھلائی، غزالِ چشم پر دھوکا ہوا شیر نستیاں کا)۔

آنکھ کھُلنا: بیدار ہونا۔ جاگنا۔ (جب عین مزے کا وقت ہوا۔ تب کھُل گئی آنکھ میری پٹ سے)۔

آنکھ لڑانا: جھانولی دینا۔ معشوقانہ انداز سے آنکھ لڑانا (اے دل جو یہ آنکھ لڑائی اس نے، اور پل میں لڑا کے پھر جھکائی اس نے)۔

آنکھ لڑانا: نظر ڈالنا۔ لگاؤ پیدا کرنا۔ ایک قسم کا کھیل جس میں بچے آپس میں شرط لگا کر دیر تک آنکھ سے آنکھ ملا یا کرتے ہیں اور محبت کرنے والے بھی اس کی اکثر مشق کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے آنکھ لڑاتے ہیں (کہتے ہیں کئی ہم سے، میاں، آنکھ لڑادو)۔

آنکھ لڑنا: نظر ملنا۔ مقابلہ ہونا۔ (رواداری میں لگے آنکھ کس طرح سے نظیرؔ، مسافروں کو کہا ایسے اضطراب میں خواب)۔

آنکھوں سے پانی ڈھلنا: آنسو نکلنا۔ آنسو بہنا (لگا ڈھلنے میری آنکھوں سے اک دن خود بخود پانی)۔

آنکھوں میں بیٹھنا: نظروں میں سمانا (آنکھوں میں میری بیٹھ کے ٹک سر دھوا لے)۔

آنکھوں میں پھرنا: ہر وقت تصور ذہن میں رہنا۔ صورتِ خیالی کا ہر وقت نظر آنا۔ (لیلی کی شکل پھرتی تھی آنکھوں میں ہر قسم)۔

آنکھوں میں دم آنا: جان بلب ہونا۔ مرگ کا وقت قریب ہونا۔ (آنکھوں میں دم آیا تیرا تن غم سے ہوا کاہ)

آنکھیں بند کرنا: انتقال کرنا۔ مرنا۔ (موت آن لتاڑے گی آخر کچھ مکر کر دیا فند کرو، بس خود تماشہ دیکھ چکے اب آنکھیں اپنی بند کرو)۔

آنکھیں بہنا: آنسو بہنا۔ آنسو نکلنا (دریا کی طرح رات اور دن بہتی ہیں آنکھیں)۔

آنکھیں پتھرانا: انتظار کرتے کرتے تھک جانا (اس جھوٹے کی راہ کو تکتے تکتے آنکھیں گئیں پتھرا)۔

آنکھیں پھر جانا: بے مُروت ہونا (آنکھیں تمھاری کیا پھریں اس وقت میری جان، سچ پوچھیے تو مجھ سے زمانہ اُلٹ گیا)۔

آنکھیں پھیرنا: بے رُخی اختیار کرنا۔ نظر پھیر لینا (اس کے بن دیکھئے جو مر جاؤں میں آنکھیں پھیر کر)۔

آنکھیں دکھانا: قہر کی نظر سے دیکھنا۔ خفگی سے گھورنا (پہلے ہی دیکھنے میں آنکھیں دکھائیں کیا کیا، چنچل نے ہم کو یارو دہلا ابھی سے)۔

آنکھیں لڑانا: نظر سے نظر ملانا (اُس نے جب آنکھیں لڑا کر ہنس دیا، ہم نے بھی نظریں ملا کر دیا)۔

آنکھیں لڑانا: دیدہ بازی کرنا۔ عشق کرنا۔ اشارہ کنایہ کرنا (آنکھیں پری رخوں سے لڑاتی ہیں روئیاں)۔

آنکھیں ملنا: فرطِ محبت کے باعث کسی چیز سے آنکھیں گھسنا (گر پہنچ ہو تو ہم ملیں آنکھیں، ایسی اس کی ہے دل رُبا پہونچی)۔

آنکھیں مُندنا: مر جانا۔ انتقال کرنا (جب آنکھیں مند گئیں، سب ہو چکیں چتون اشاراتیں)۔

آن ماننا: قائل ہونا کسی کے کمال کا مقر ہونا۔ استاد ہونا (ہے جن کے پیرنے کی ملکوں میں آن مانی)۔

آہ کا دم مارنا: زور سے آہ کرنا۔ آہ کھینچنا۔ آہ کا نعرہ مارنا (کستاں میں ماروں اگر آہ کا دم)۔

ابر گھرنا: بادلوں کو چھانا۔ بادلوں کا گھر کر آنا۔ (یعنی کہ گھِر ابر ہو اور آکے رُکے باؤ)۔

پُر تلے کرنا: زیر وزبر کرنا۔ پاٹ دینا، نیست ونابود کرنا (کرڈالے آسماں زمیں کو اُپر تلے)۔

اُپڑ آنا: اُبھر آنا، نمودار ہونا۔ نشان بننا۔ (گرچہ اُپڑ آئیں ہیں تن پر میرے میاں، اتنی لگائی جہاں ایک چھڑی اور بھی)۔

اپنے سر پر کھیلنا: ہر قسم کی تکلیف اٹھانا (یاں تو نبڑی نہ بیل، پڑا)۔

اُٹھ جانا: جاتا رہنا (ف ل) ترک ہو جانا۔ دور ہو جانا (اٹھ گیا تھا اس کے دل سے صاف سب کا ننگ وعار) (اٹھ گیا خاطر سے سب ہنسنا ہنسانا عید کا)۔

اُٹھ جانا: مر جانا۔ فوت ہو جانا (لیلیٰ جو اٹھ گئی، وہیں مجنوں بھی چل بسا)۔

اُٹھ جانا: چلا جانا۔ رخصت ہو جانا۔ (یار بغل سے اٹھ گیا جی ہی جی میں رہ گئی)۔

اُدھار کھانا: قرضہ لینا۔ قرضہ کھانا (انہوں نے کھانا کھایا ہے اس دن کے واسطے ہی اُدھار)۔

ارمان رکھنا: حسرت نکالنا، ارمان پورے کرنا۔ (مہمان جو گھر میں آئے تھے سب ان کا بھی ارمان رکھا)۔

اَرمان نکالنا: شوق پورا کرنا، حسرت نکالنا۔ (جا مل گئے اور دل بھی ارمان نکالا)۔

ارمان نکلنا: آرزو پوری کرنا، اُمید بر آنا۔ (ایک عمر میں نکلا ہے میرے دل کا یہ ارمان، جو آج ہوا ہے تو مرا آن کے مہمان)۔

اُڑا لینا: غائب کرنا، بھگا لے جانا (مبادا کوئی تجھ کو واں سے اڑالے)۔

اڑ جانا: غارت ہونا۔ مِٹ جانا (سب اڑ گئی ہوا پر دم میں مریدی پیری)۔

اڑ جانا: نابود ہو جانا۔ نہ رہنا (سب اڑ گئی کا فردہ ملائی و مٹھائی)۔

اک چٹکی میں اُڑا دینا: اَن سنی کرنا۔ ایک دم بات ٹال دینا۔ (اِک چٹکی میں اڑا دی وہ سب گفتگو مری)۔

اگوانی لینا: استقبال کرنا۔ (اگوانی اس کی لینے کو بھیکم گیا دواں)۔

الٹ دینا: اوندھا کر دینا۔ پھینک دینا۔ نیچے کا رخ اوپر کر دینا (داں جا پلنگ اُلٹ دیا اس کا بہ عین خواب)۔

الگ ہونا: (د) ہٹنا۔ پرے ہونا (بوسہ لیا، منھ موڑ الگ ہو رہے چپکے)۔

اللہ اللہ کرنا: اللہ کی عبادت کرنا، تسبیح کرنا (دل میں خوش بیٹھے ہوئے کرتے ہیں اللہ اللہ)۔

اللہ بسم اللہ کہنا: منتّیں ماننا۔ مرادیں ماننا۔ خیر و خوبی کی دعا مانگنا (نظیر اس دل ربا محبوب چنچل سے لگا کر دل، ہمیں کہنا پڑا ہے دمبدم اللہ بسم اللہ)۔

اناکانی دینا: طرح دینا۔ ٹالنا۔ سنی ان سنی کرنا۔ (دگریوں ہی لگا کہنے تو پھر دینا اناکانی)۔

انگوٹھا دکھانا: ٹھینگا دکھانا۔ خاطر میں نہ لانا۔ حقارت سے انکار کرنا (پر ہم کو تو کافر وہ انگوٹھا ہے دکھاتی)۔

انگوٹھے پر مارنا: بے پروائی ظاہر کرنا۔ ناز یا تمسخر کے ساتھ کسی بات یا کسی چیز سے انکار کر دینا۔ (ہم مارتے ہیں ایسے انگوٹھے پر آرسی)۔

اُچھل جانا: ایک دم میں اوپر ہو جانا۔ یکایک بھڑک اٹھنا۔ (پر جو چھیڑا تو شر رساں میں اوچھل جاؤں گا)۔

اوسان چھُٹنا: گھبرا جانا۔ بدحواس ہونا۔ ہوس باختہ ہونا۔ (اس کافرِ بدکیش کے تب چھوٹ گئے اوساں)۔

اوئی آہ مچوانا: آفت ڈالنا۔ سرِعام بے عزتی کرنا۔ (مچوادی لپٹ کر دہیں رنڈی سے اوئی آہ)۔

اوئی ہائے مچانا: شور و واویلا کرنا۔ پریشانی کے سبب چلانا۔ چیخنا۔ (اک دم میں ابھی لگتے اوئی ہائے مچانے)۔

ایڑیار گڑنا: نہایت تکلیف اور مصیبت سے اوقات بسر کرنا (سخی کریم پڑے ایڑیاں رگڑتے ہیں)۔

ایڑی دیکھنا: چشم بددور۔ تیرے منہ میں خاک۔ نام خدا۔ (میں اپنی دیکھ کے ایڑی یہ بات کہتی ہوں)[۵]

نظیر نے نہ صرف مستعمل محاورات کا استعمال کیا ہے بلکہ کئی نئے تہذیبی محاورات کو بھی پیش کیا ہے جیسے اگوانی لینا: اپنے یہاں آئے ہوئے مہمان کے قریب جا کر عزت سے لینا اور استقبال کرنا۔ برات کا استقبال کرنا۔ بارات جب دلہن کے گھر کے پاس آتی ہے تب دلہن کی طرف کے لوگوں کا باراتیوں سے آگے بڑھ کر ملنا اور استقبال کرنا۔ نظیر کے محاورات میں انیسویں صدی کی تہذیب کے ساتھ ساتھ اس دور اور خاص طور پر اکبر آباد کی زبان محفوظ ہوگئی ہے جو نہ صرف زبان کے طالب علموں کے لئے بلکہ محققین کے لئے بھی خاصے کی چیز ہے۔

حوالہ جات

1۔ مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد سوم (نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، دوسرا ایڈیشن، ۱۹۸۷ء) ص۲۰۵۹

2۔ حالی، خواجہ الطاف حسین، مقدمہ شعر و شاعری، مرتبہ، ڈاکٹر وحید قریشی (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، بار سوم، ۱۹۸۱ء) ص ۲۱۵۔۲۱۶

3۔ مسعود حسن رضوی ادیب، ہماری شاعری (لکھنو: نظامی پریس، طبع سوم، ۱۹۳۵ء،) ص ۱۵۱۔ ۱۵۲

4۔ عشرت جہاں ہاشمی، ڈاکٹر، اردو محارات کا تہذیبی مطالعہ (دہلی: ہاشمی پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء) پیش لفظ

5۔ نظیر اکبر آبادی، کلیات نظیر، مرتبہ ڈاکٹر علی محمد خاں (لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، مئی ۲۰۱۰ء،) ص، مکمل